۳۔ مرکزی مجلسِ عاملہ

گزشتہ سبق میں ہم نے مرکزی سطح پر قانون ساز مجلس یعنی پارلیمنٹ کی تشکیل کے ساتھ ساتھ اس کے طریقۂ کار سے متعلق معلومات حاصل کی۔ اس سبق میں ہم مرکزی مجلسِ عاملہ کا مطالعہ کریں گے۔

وفاقی حکومت کی تشکیل : وفاقی حکومت سے مراد مرکزی حکومت ہے۔ وفاقی حکومت کی درج ذیل اکائیاں ہیں۔

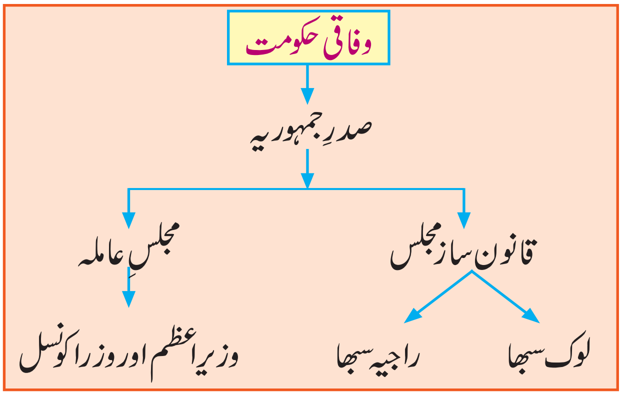

آپ جانتے ہیں کہ قانون ساز مجلس، مجلسِ عاملہ اور عدلیہ، نظامِ حکومت کی یہ تین اہم اکائیاں ہیں جو عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھ کر کام کرتی ہیں۔ پارلیمانی نظامِ حکومت میں مجلسِ عاملہ قانون ساز مجلس کا حصہ ہوتی ہے اور اسی کو جواب دہ ہوتی ہے۔

رما : صدر جمہوریہ معزز صدر اور وزیر اعظم کارگزار صدر ہیں۔ ان دونوں عہدوں کی شخصیتوں کے آپسی تعلقات کیسے ہوتے ہوں گے؟

میناز : مجھے ایسا لگتا ہے کہ وزیر اعظم صدر جمہوریہ سے پابندی سے ملاقات کرتے ہیں اور وہ حکومتی کام کاج کس طرح چلا رہے ہیں، اس کی معلومات دیتے ہیں۔

جی ہاں ! یہ صحیح ہے۔ ملک کا کام کاج اور نئے نئے قانون اور پالیسیوں کی معلومات وزیر اعظم صدر جمہوریہ کو دیتے ہیں بلکہ اس طرح کی معلومات حاصل کرنا صدر جمہوریہ کا اختیار اور حق ہے۔

مجلسِ عاملہ میں کس کا شمار ہوتا ہے، دستور میں اس کے بارے میں کون سی توضیحات ہیں، مجلسِ عاملہ عوام کی فلاح کی پالیسی کس طرح تیار کرتی ہے وغیرہ کی معلومات ہمیں حاصل کرنا ہے۔

بھارت کی مرکزی مجلسِ عاملہ میں صدر جمہوریہ، وزیر اعظم اور وزرا کونسل کا شمار ہوتا ہے۔

صدر جمہوریہ : بھارت کی آئینی شقوں کے مطابق صدر جمہوریہ بھارت کا سربراہ ہوتا ہے۔ صدر جمہوریہ بھارتی جمہوریت کا نمائندہ ہوتا ہے اسی لیے یہ عہدہ نہایت محترم اور باوقار ہے۔ آئینِ ہند نے صدر جمہوریہ کو مکمل اختیارِ عاملہ دیا ہے۔ ملک کے حکومتی امور صدر جمہوریہ کی نگرانی میں انجام پاتے ہیں۔ اس کے باوجود عملی طور پر وزیر اعظم اور وزرا کونسل حکومتی کام کاج کرتے ہیں۔ اسی لیے صدر جمہوریہ آئینی صدر برائے نام ہے جبکہ وزیر اعظم انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔

صدر جمہوریہ کا انتخاب : بھارت کے عوام بالواسطہ طور پر صدرِ جمہوریہ کو منتخب کرتے ہیں۔ بھارت کے عام رائے دہندگان صدر جمہوریہ کو براہِ راست منتخب نہیں کرتے بلکہ ان کے منتخب کردہ ارکانِ پارلیمنٹ اور ارکانِ اسمبلی صدر جمہوریہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ اور ودھان سبھا کے اراکین کے ایسے گروہ کو 'انتخابی مجلس' کہا جاتا ہے۔

صدر جمہوریہ کی مدتِ کار پانچ برس ہوتی ہے۔ صدرِ جمہوریہ کے اُمیدوار کا بھارتی شہری ہونا ضروری ہے۔ اس کی عمر ۳۵ برس مکمل ہونی چاہیے۔ بطور صدر جمہوریہ منتخب شدہ شخص کو اپنے عہدے کا حلف لینا ہوتا ہے۔ آئین کی حفاظت اور آئین کے مطابق انتظامی امور کی نگرانی صدر جمہوریہ کے فرائض ہیں۔ صدرِ جمہوریہ وزیر اعظم اور وزرا کونسل کے مشوروں پر انتظامی اُمور انجام دیتے ہیں۔

آئین کی حفاظت کرنا صدرِ جمہوریہ کی ذمے داری ہے۔

لیکن اگر ان کے کسی طرزِ عمل سے یہ محسوس ہوتا ہو کہ صدر جمہوریہ آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں تو ایسی صورت میں انھیں عہدے سے برخاست کرنے کا اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ اس عمل کو 'مواخذہ' کہتے ہیں۔ صدرِ جمہوریہ کی جانب سے آئین میں مداخلت یا خلاف ورزی پائی جانے پر کوئی ایک ایوان الزام کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسرا ایوان اس کی تفتیش۔ دونوں ایوانوں میں خصوصی اکثریت (۲/۳) سے تجویز پاس ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد صدر جمہوریہ عہدے سے ہٹ جاتے ہیں۔

صدر جمہوریہ کے فرائض اور اختیارات : آئین نے صدر جمہوریہ کو کئی کاموں کے اختیارات دیے ہیں۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

(۱) پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد کرنا، برخاست کرنا، پارلیمنٹ کو پیغام دینا، لوک سبھا قبل از مدت یا مدت کے بعد برخاست کرنا، یہ تمام اختیارات صدرِ جمہوریہ کو حاصل ہیں۔

(۲) لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے ذریعے منظور کیے ہوئے مسودۂ قانون پر صدرِ جمہوریہ کے دستخط نہایت ضروری ہیں۔ ان کے دستخط کے بغیر مسودۂ قانون قانون میں تبدیل نہیں ہوسکتا۔

(۳) وزیراعظم کی نامزدگی صدر جمہوریہ کرتے ہیں اور وزیراعظم کے تجویز کردہ شخص کی عہدۂ وزارت پر تقرری بھی صدر جمہوریہ کا اختیار ہے۔

(۴) عدالتِ عظمیٰ اور عدالتِ عالیہ کے ججوں کا تقرر بھی صدر جمہوریہ کرتے ہیں۔ اسی طرح تمام ریاستوں کے گورنر، چیف الیکشن کمشنر اور دیگر اہم عہدوں پر تقرری بھی صدر جمہوریہ کے اختیارات میں شامل ہے۔

(۵) صدر جمہوریہ تینوں دفاعی افواج کا سربراہِ اعلیٰ ہوتا ہے۔ جنگ اور امن سے متعلق فیصلے صدر جمہوریہ کرتے ہیں۔

(۶) صدر جمہوریہ کو کئی عدالتی اختیارات بھی حاصل ہیں مثلاً کسی شخص کی سزا میں تخفیف کرنا، سزا کی شدت کم کرنا یا استثنائی صورتِ حال میں انسانیت کے نقطۂ نظر سے سزا میں تخفیف کرنا یا معاف کرنا وغیرہ۔

(۷) ملک میں ناگہانی حالات پیدا ہونے پر صدر جمہوریہ ایمرجنسی نافذ کرسکتے ہیں۔ آئین میں تین قسم کی ایمرجنسی کا ذکر ہے (۱) قومی ایمرجنسی (۲) وفاقی ریاستی ایمرجنسی یا صدر راج (۳) معاشی ایمرجنسی۔

صدر جمہوریہ کی غیر موجودگی میں نائب صدر جمہوریہ انتظامی اُمور سنبھالتے ہیں۔ نائب صدر جمہوریہ کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ممبران کرتے ہیں۔

وزیراعظم اور وزرا کونسل (کابینہ) : صدر جمہوریہ آئینی سربراہِ اعلیٰ ہوتا ہے۔ اس کے اختیارات محض برائے نام ہوتے ہیں۔ حکومت کے انتظامی اُمور دراصل وزیراعظم اور ان کی کابینہ سنبھالتے ہیں۔ اب ہم وزیراعظم کے کام اور ان میں ان کے کردار سے متعلق مزید معلومات حاصل کریں گے۔

انتخابات میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی اپنے کسی رہنما کو وزیراعظم کے عہدے کے لیے منتخب کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ اسی پارٹی کے وزیراعظم کے قابلِ اعتماد ساتھیوں کو کابینہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ وزیراعظم اور دیگر وزرا کا پارلیمنٹ کا رکن ہونا ضروری ہے۔ اگر نہ ہو تو انھیں چھے مہینے کی مدت میں پارلیمنٹ کی رکنیت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ وزیراعظم اور ان کی کابینہ صحیح معنوں میں حکومت کا کام کاج سنبھالتے ہیں یعنی حکومت کا کام کاج چلانے کے حقیقی اختیارات وزیراعظم اور کابینہ کے پاس ہوتے ہیں۔

وزیراعظم کی ذمے داریاں

(۱) وزیراعظم کو سب سے پہلے اپنی کابینہ تشکیل دینا ہوتی ہے۔ وزیراعظم اپنی پارٹی کے قابلِ اعتماد ساتھیوں کو ترجیح دیتے

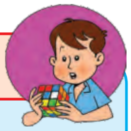

عمل کیجیے۔

صدرِ جمہوریہ کو دیے جانے والے حلف کا مسودہ حاصل کیجیے۔ استاد کی مدد سے اس کے مشمولات سمجھیے۔

ہیں۔ ان کے علاوہ وزارت کے انتخاب کے لیے انتظامی تجربہ، حکومتی کام کاج کی مہارت، صلاحیت اور موضوعات میں مہارت وغیرہ پر بھی غور کیا جاتا ہے۔

(۲) وزرا کونسل میں کسے شامل کیا جائے یہ طے کرنے کے بعد وزیرِاعظم ان وزرا میں محکموں کی تقسیم کرتے ہیں۔

(۳) وزیرِاعظم وزرا کونسل کے سربراہ ہوتے ہیں۔ وزرا کونسل کے تمام اجلاس وزیرِاعظم کی صدارت میں ہوتے ہیں۔

(۴) محکموں کی تقسیم کے بعد مختلف محکموں میں تال میل قائم رکھنا، محکموں میں باہمی تعاون کو فروغ دینا اور محکموں کے کام کاج اور اہلیت کی نگرانی کی ذمے داری بھی وزیرِاعظم کو نبھانی پڑتی ہے۔

(۵) بین الاقوامی سطح پر ملک کی ساکھ بلند کرنے کے لیے عالمی رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کرنا، اعتماد بحال کرنا اور ناگہانی حالات میں آفت زدہ لوگوں کی حمایت میں کھڑے رہنا جیسے کام بھی وزیرِاعظم انجام دیتے ہیں۔

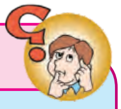

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ نے 'جمبو وزارت' کا نام سنا ہے؟ اس کے معنی ہوتے ہیں بہت بڑی وزرا کونسل۔ ہمارے ملک میں وزرا کونسل کی جسامت بڑی رکھنے کا رجحان تھا۔ وزرا کونسل کو محدود رکھنے کے لیے آئین میں ضروری ترمیم کی گئی۔ اس کے مطابق یہ طے پایا کہ وزرا کونسل کی تعداد لوک سبھا کے کل ارکان کی تعداد کے ۱۵ فیصد سے زیادہ نہیں ہوگی۔

وزرا کونسل کی ذمے داریاں

(۱) پارلیمانی طرزِ حکومت میں وزرا کونسل قانون سازی کے لیے پہل کرتی ہے۔ اس کا مسودہ تیار کرکے اس پر مباحثہ کراتی ہے اور پھر اسے پارلیمنٹ کے ایوان میں پیش کیا جاتا ہے۔ وزرا کونسل تمام اہم مسائل پر بحث و مباحثے کے بعد فیصلہ کرتی ہے۔

(۲) تعلیم، زراعت، صنعتیں، صحت اور خارجہ معاملات جیسے بہت سارے موضوعات پر وزرا کونسل کو ایک مقررہ حکمتِ عملی یا کام کرنے کی سمت طے کرنا ہوتی ہے۔ وزرا کونسل کی طے کردہ پالیسیوں کے لیے پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینا لازمی ہوتا ہے جس کی وجہ سے وزرا اپنے محکمے کی پالیسیاں پارلیمنٹ میں پیش کرکے ان پر بحث و مباحثے کے بعد پارلیمنٹ میں انھیں منظور کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۳) وزرا کونسل کی اہم ذمے داری پالیسیوں کو روبہ عمل لانا ہوتی ہے۔ پارلیمنٹ سے کسی پالیسی یا قانون کی تجویز کو منظوری مل جانے کے بعد وزرا کونسل ان پر عمل کرتی ہے۔

وزرا کونسل پر پارلیمنٹ کس طرح نگرانی رکھتی ہے؟

پارلیمانی طرزِ حکومت میں پارلیمنٹ وزرا کونسل پر قابو رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ پالیسی یا قانون سازی، اس پر عمل آوری اور اس کے بعد کے دور میں بھی وزرا کونسل پارلیمنٹ کے زیرِ نگرانی ہوتی ہے۔ یہ نگرانی درج ذیل طریقوں سے ہوتی ہے۔

(۱) بحث و مباحثہ اور تبادلۂ خیال : قانون تیار کرنے کے دوران اراکینِ پارلیمنٹ بحث و مباحثہ اور تبادلۂ خیال کے ذریعے پالیسیوں یا قانون میں موجود خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ قانون کو خامیوں سے پاک رکھنے کے لیے یہ بحث و مباحثہ اہم ثابت ہوتا ہے۔

(۲) سوال جواب : پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران کام کاج کی ابتدا اراکینِ پارلیمان کے ذریعے پوچھے گئے سوالوں سے ہوتی ہے۔ متعلقہ وزیر کو ان سوالوں کے اطمینان بخش جواب دینا ہوتے ہیں۔ 'سوال جواب' وزرا کونسل پر قابو اور نگرانی رکھنے کا انتہائی مؤثر طریقہ ہے۔ اس درمیان حکومت پر تنقید کرنے اور مختلف مسائل پر سوالات پیش کرنے کا کام بھی ہوتا

ہے۔ وزیر کے جواب سے اطمینان نہ ہونے کی صورت میں اختلاف پیدا ہوسکتا ہے۔ اپنا اختلاف درج کراتے وقت کبھی کبھی ارکانِ پارلیمان ایوان سے باہر نکل جاتے ہیں یا پھر نعرے بازی کرتے ہوئے ایوان کے بیچوں بیچ جمع ہوجاتے ہیں۔

(۳) وقفۂ صفر : اجلاس کے دوران دوپہر بارہ بجے کا وقت وقفۂ صفر کہلاتا ہے۔ اس درمیان عوامی اعتبار سے کسی بھی اہم مسئلے پر بحث ومباحثہ کروایا جاتا ہے۔

(۴) تحریکِ عدمِ اعتماد : تحریکِ عدم اعتماد وزراکونسل پر قابو رکھنے کا مؤثر طریقہ ہے۔ جب تک لوک سبھا میں اکثریت ہوتی ہے تب تک ہی حکومت کام کرسکتی ہے۔ ارکانِ پارلیمان کے ذریعے اکثریت واپس لے لینے کی صورت میں حکومت یا وزراکونسل برسر اقتدار نہیں رہ سکتی۔ ''ہمیں وزراکونسل پر اعتماد نہیں'' یہ کہہ کر ارکانِ پارلیمان عدم اعتماد کی تحریک پیش کرسکتے ہیں۔ تحریکِ عدم اعتماد منظور ہوجانے کی صورت میں وزراکونسل کو استعفیٰ دینا پڑتا ہے۔

بتائیے تو بھلا!

بحث و مباحثے میں مؤثر شمولیت کے لیے ارکانِ پارلیمنٹ کو کیا کرنا چاہیے؟

مجلسِ عاملہ کے زیرِ انصرام ایک بڑی نوکرشاہی ہوتی ہے۔ چھٹے سبق میں ہم نوکرشاہی کی تشکیل کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کرکے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ بھارت کا عملی اقتدار................ کے پاس ہوتا ہے۔
(صدر جمہوریہ ، وزیراعظم ، گورنر)

۲۔ صدر جمہوریہ کی مدتِ کار................سال ہوتی ہے۔
(تین ، چار ، پانچ)

۳۔ وزراکونسل کی قیادت................کرتا ہے۔
(پارٹی کا سربراہ ، وزیراعظم ، صدر جمہوریہ)

(۲) پہچانیے اور لکھیے۔

۱۔ بھارت کی جس مجلس میں صدر جمہوریہ، وزیراعظم اور وزرا کونسل کی شمولیت ہوتی ہے وہ مجلس -

۲۔ اجلاس کے دوران دوپہر بارہ بجے کا وقت اس نام سے پہچانا جاتا ہے -

(۳) درج ذیل تصورات کی وضاحت اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۱۔ مواخذے کا عمل ۲۔ تحریکِ عدم اعتماد

۳۔ جمبو وزارت

(۴) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ وزراکونسل کے کاموں کی وضاحت کیجیے۔

۲۔ پارلیمنٹ وزراکونسل پر کس طرح قابو رکھتی ہے؟

(۵) درج ذیل تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

بھارت کے صدرِ جمہوریہ کے کام

....

سرگرمی

۱۔ اگر آپ وزیراعظم بن جائیں تو کن کاموں کو ترجیح دیں گے؟ ان کاموں کی ترجیحی فہرست بنا کر اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

۲۔ بھارت کے تمام صدور کی تصاویر اور معلومات حاصل کیجیے۔

A66BVV